

رسول اللہ کی معاشی زندگی پر ایک نظر

<?xml encoding="UTF-8">

۱۔ بچپن میں آپ کی معاشی زندگی

رسول اکرم کی ولادت کے مبارک موقع پر انسانیت کے خزاں رسیدہ گلشن میں ایمان کی بہار آئی۔ کفر کے ایوانوں میں خاک اڑنے لگی اور ہدایت کے چراغ روشن ہونے لگے۔ ایوان کسری کے چودہ کنگرے گر گئے، آتش کدہ فارس بجھ گیا اور دریائے ساوا خشک ہو گیا اور آپ سے ایک ایسا نور نکلا جو پورے آسمان پر مشرق سے مغرب تک پھیل گیا۔ ۱

مشہور قول کے مطابق آپ کے والد گرامی آپ کی ولادت سے پہلے اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ ۲ اس لئے آپ کی ولادت کے بعد آپ کی کفالت کے اخراجات جہاں آپ کی والدہ اور چچا کے ذمہ تھے وہاں والد گرامی کی طرف سے وراثت سے بھی آپ کی کفالت کا سامان فراہم ہو نے لگا تھا۔ ابن سعد اپنی تاریخ الطبقات الکبریٰ میں آپ کے والد کی میراث کے بارے میں لکھتے ہیں:

" ترک عبد اللہ ابن عبد المطلب ام ایمن و خمسة اجمال اوارک یعنی تاکل الاراک و قطعة غنم فورث ذالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فکانتم ام ایمن تحضنه و اسمها بركة"۔ ۴

عبد اللہ ابن عبد المطلب نے وراثت میں (ایک لونڈی) ام ایمن، پانچ آوارک اونٹ یعنی؛ وہ اونٹ جو پیلو کے درخت کے پتے کھاتے ہوں، چند بھیڑیں جو آپ کو میراث میں ملیں۔ یہی ام ایمن ہیں جس نے آپ کی پرورش کی تھی، جس کا اصل نام بركة تھا۔

والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد آپ کی پرورش اور معاشی کفالت کی ذمہ داری آپ کے دادا عبد المطلب نے قبول کی۔ عبد المطلب اپنے یتیم پوتے کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ پس دو سال ہی گزرے تھے کہ آپ کے شفیق دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو آزمائش میں سرخرو ہو نے کا ایک اور موقع فراہم کیا۔

دادا کی وفات کے بعد آپ کی معاشی کفالت کی ذمہ داری آپ کے چچا حضرت ابوطالب نے قبول کی۔ وہ آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ سفر میں ہوں یا حضر میں وہ آپ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ قرآن مجید نے ابوطالب کے اس کریمانہ سلوک کو اس طرح بیان کرتا ہے:

" اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاَوٰى" ۵

"کیا تمہیں نہ پایا یتیم، پھر ٹھکانا دیا"

یہ حقیقت ہے کہ اس شفیق چچا نے اپنے یتیم بھتیجے کی معاشی کفالت، نصرت، و حمایت اور تکریم و جمیل میں اپنی بساط کے مطابق کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ حضرت ابو طالب ہی کے زیر سایہ آپ نے تجارت کے اصول و ضوابط سے آگاہی حاصل کی اور اُس زمانے کی تجارتی دنیا سے آشنا ہوئے۔

۲۔ گلہ بانی اللہ تعالیٰ کی حکمت میں کیا راز پوشیدہ ہے کہ اس نے اکثر انبیاء کرام سے بکریاں چروائیں۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے کہ:-

" ليس من نبى الا و قد رعى الغنم " ٦

" کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائیں ہوں "

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بکریاں چرانے کے ذریعے لوگوں کے ساتھ رعایت اور مدارا کرنے کی تربیت دی ہے ۔
جیسا کہ امام جعفر صادق ۔ نے ارشاد فرمایا کہ :-

" ما بعث الله نبيا قط حتى يستترعيه الغنم و يعلمه بذلك رعية الناس " ٧

" اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا یہاں تک کہ اس سے بکریاں چروائیں تاکہ اس کے ذریعے اسے
لوگوں کی رعایت سکھائے "

آپ نے بھی بکریاں چرائیں جیسا کہ ابن ہشام اپنی سیرت میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ

" ما من نبى الا و قد رعى الغنم و قيل انت يا رسول الله ، قال و انا " ٨

" کوئی بھی ایسا نبی نہیں جس نے بکریاں نہ چرائیں ہوں ، پوچھا گیا کہ آپ نے بھی ، فرمایا ہاں میں نے بھی
(بکریاں چرائیں ہیں) "

ابواب فقہ میں بکریاں چرانے کو مستحب عمل کہا گیا ہے۔ لہذا آپ بچپن ہی میں جب آپ کی عمر مبارک دس
سے بارہ سال تھی تو آپ نے اپنے چچا کا معاشی ہاتھ بٹانے کے لیے بکریاں چرانا شروع کیں ۔ علامہ مجلسی بحار
الانوار میں ابوداؤد کی روایت بیان کرتے ہیں کہ :-

" كانت له مائة شاة لايريد ان يزيديو كان صلى الله عليه و آله وسلم كلما ولدت سخلة ذبح مكانها شاة. " ٩

" آپ کے پاس سو (۱۰۰) بکریاں تھیں ، ان سے زیادہ (تعداد) بڑھانا نہیں چاہتے تھے ، جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا
تو آپ اس کی جگہ ایک بکری ذبح کرتے تھے "

(ابو داؤد نے ایک تفصیلی واقع بیان کیا جو اس حدیث میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)

۳۔ تجارت جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ اس ذریعہ معاش کے انتخاب کی
وجہ میں سے نمایاں وجہ یہ تھی کہ آپ کے خاندان بنو ہاشم اور قریش مکہ بھی تجارت پیشہ تھے ۔ آپ کے
آباء واجداد تجارت ہی کی وجہ سے شہرت رکھتے تھے۔ جیسا کہ ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ:
"كان اصحاب الايلاف اربعة اخوة: هاشم ، و عبدالشمس، و لمطلب، و نوفل بنو عبد مناف . فاما هاشم فانه كان
يؤلف ملك الشام اى اخذ منه حبلا و عهدا يأمن به فى تجارته الى الشام . اخوه عبد الشمس كان يؤلف الى
الحبشة. و المطلب الى اليمن . و نوفل الى فارس. " ۱۰

اصحاب ايلاف چار بھائی ہیں:

ہاشم ، عبد الشمس ، مطلب اور نوفل ہیں جو اولاد عبد المناف میں سے ہیں ۔ ہاشم نے شام کے بادشاہ سے
امان نامہ اور تجارتی عہد لیا تھا تاکہ ملک شام کی طرف ان کی تجارت پر امن رہے۔ ان کے بھائی عبد الشمس نے
حبشہ کے حاکم سے تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ مطلب نے یمن کے بادشاہ اور نوفل نے ایران کے بادشاہ کسری کے
ساتھ تجارتی معاہدہ کیا تھا۔

شام کا تجارتی سفر اور حضرت خدیجۃ الكبرى کے ساتھ عقد جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے آپ نے بچپن ہی میں
اپنے چچا حضرت ابو طالب کے زیر سایہ تجارت کے بنیادی اصول وضوابط کی تربیت حاصل کر لی تھی ۔ لہذا اسی
دوران پہلی بار آپ نے اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ تجارت کے لیے شام کا سفر کیا تھا، لیکن اس سفر
میں آپ تاجر کی حیثیت سے نہیں تھے ۔

دوسری بار جب آپ ۲۵ سال کے ہوئے تو آپ کی امانت و دیانت اور سچائی مشہور ہو گئی تھی۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ جو عرب کی شریف ترین اور مالدار ترین خاتون تھیں، ان کا تجارتی کاروان اہل مکہ کے تجارتی کاروان کے برابر ہوتا تھا، وہ اپنا مال دے کر تجارت میں شرکت ہو جاتیں تھیں اور شرکاء کے لیے ایک حصہ بھی مقرر کرتی تھیں، خود قریش کے لوگ بھی تاجر تھے۔ جب انہیں رسول کی سچائی، امانتداری اور شرافت و اخلاق کے واقعات کی خبر پہنچی تو آپ کو بلوا بھیجا اور درخواست کی کہ آپ اُن کا مال لیکر میرے ایک غلام کے ساتھ جس کا نام میسرہ تھا، تجارت کے لیے تشریف لے جائیں۔ آپ کو معاوضہ بھی اس سے زیادہ دونگی جو دوسرے تاجروں کو دیتی ہوں۔ رسول اللہ نے حضرت خدیجہ کی یہ درخواست قبول فرمائی۔ آپ ان کا سامان لے کر میسرہ کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہو گئے۔ ۱۱

اس سفر میں آپ نے بہت سا منافع کمایا اور بہت سے معجزات بھی آپ سے وقوع پذیر ہوئے، یہ تمام واقعات اور عظیم الشان خبریں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو میسرہ نے سنائیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ نے رسول کے ساتھ وصلت کا پیغام بھیجا۔ چونکہ حضرت خدیجہ قریش کی عورتوں میں نسب و شرف کے لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور دولت کے لحاظ سے تمام عورتوں میں مال دار تھیں۔ قریش کا ہر شخص اُن سے وصلت کا آرزومند تھا۔ ۱۲

رسول اللہ نے اپنے چچاؤں سے اس کا ذکر کیا۔ آپ حضرت حمزہ بن عبد المطلب کے ہمراہ تشریف گئے اور اس طرح خدیجہ بنت خویلد سے آپ کا عقد ہو گیا۔ ۱۳

اس وقت رسول اللہ نے انہیں ۲۰ (بیس) جوان اونٹنیاں دیں۔ ۱۴

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے پاس اتنا مال تھا کہ آپ نے انہیں ۲۰ اونٹنیاں حق مہر میں دیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے بھی اپنی تمام دولت آپ کے سامنے رکھ دی یوں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ یہ گواہی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اس طرح بیان کرتا ہے:-

"وَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ" ۱۵

"اور آپ کو مفلس پایا اور پھر غنی کر دیا"

آپ کے تجارتی سفر :

اس کے بعد دوبارہ آپ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا سامان تجارت لیکر جرش (یمن) تشریف لے گئے۔ جرش یمن کا ایک بہت بڑا شہر تھا۔ ۱۶

اسی طرح آپ تجارتی غرض سے بحرین بھی تشریف لے گئے۔ ۱۷

یہ تو اعلان نبوت سے پہلے کی آپ کی معاشی زندگی تھی، بعثت کے بعد جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو وہاں بھی آپ کی معیشت کے مختلف ذرائع تھے۔

ہجرت مدینہ کے بعد آپ کے معاشی حالات:

جب آپ کے دو بڑے سہارے، حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ، یکے بعد دیگرے اس دنیا سے کوچ کر گئے تو اب کوئی ان جیسا مددگار نہ رہا تھا، ان کے فقدان پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ :-

"ما نالت منی قریش شیئا اکرہ حتی مات ابوطالب" ۱۸

ابوطالب کی وفات تک قریش مجھ سے ایسا کوئی (بڑا) سلوک نہ کر سکے، جو مجھے نا پسند ہوا ہو۔

اسی سال کو رسول اللہ نے عام الحزن قرار دیا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت

فرمائی۔ کافی کی روایت ہے کہ:

"لما توفي ابو طالب نزل جبرئيل على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال يا محمد اخرج من مكة فليس لك فيها ناصر" ۱۹

"جب ابو طالب - کی وفات ہوئی تو آپ پر جبریل نازل ہوئے اور کہا اے محمد ! آپ مکہ سے نکلیں، کیونکہ اب وہاں آپ کا کوئی مددگار نہیں ہے"

مدینہ منورہ میں ابتداء میں آپ کے صحابہ کرام، آپ اور آپ کے اہل خانہ کی معاشی کفالت کیا کرتے تھے۔ انصار مدینہ زراعت پیشہ تھے وہ اپنے کھیتوں میں سے کچھ حصہ وقف کر دیتے تھے اور پکنے کے وقت ایک مخصوص حصہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ ۲۰

جانور پالنا

جب افراد خانہ کی تعداد بڑھتی گئی تو آپ نے ان کی گذر بسر کے لیے کچھ معاشی فعالیت شروع کی۔ آپ نے چند بکریاں خرید یجن کا دودھ آپ کے خاندان والے بطور خوراک استعمال کیا کرتے تھے۔ بکریوں کی تعداد بڑھتی رہی۔ ان کی بکریوں کے ساتھ آپ کے ذاتی اونٹ اور گھوڑے بھی ہوتے تھے۔ جب ان کی تعداد کافی بڑھ گئی تو مدینہ منورہ کے قریب ایک چراہ گاہ میں یہ جانور رہنے لگے۔ ایک صحابی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اور دودھ آپ کے گھر بھیجا دیا جاتا تھا۔ ۲۱

دیگر بادشاہوں کے تحائف

جب آپ نے مدینہ منورہ میں باقائدہ اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی اور آس پاس کے حاکموں کو دین کی دعوت دینے کے لیے مکتوبات لکھے اور اپنے نمائندے بھیجے تو ان بادشاہوں نے آپ کی خدمت میں تحائف بھیجے۔ ان تحائف میں اونٹ گھوڑے، خچر، گدھے وغیرہ شامل تھے۔ (اس کی مختصر وضاحت ہم آپ کے جانوروں میں بیان کریں گے۔)

غنائم

آپ کی کفار اور اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ بہت سی جنگیں ہوئیں تھیں ان جنگوں میں آپ کو بہت سال مال غنیمت حاصل ہوا، ان میں سے ایک حصہ آپ کے لئے خاص ہوتا تھا۔ یہ حصہ آپ کو دو صورتوں میں ملتا تھا، ایک مجاہد کی حیثیت سے اور دوسرا سربراہ مملکت کی حیثیت سے، جس کو قرآن کریم میں خمس کہا گیا ہے، اس مال سے آپ اپنی اور اپنے قرابتداروں کی ضروریات پوری کیا کرتے تھے:-

"وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ إِنْ كُنْتُمْ أَمْنًا بِاللَّهِ وَ مَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقَىٰ الْجَمْعَيْنِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" ۲۲

"جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا جو دن حق اور باطل کی جدائی کا تھا جس دن دو فوجیں بھڑ گئی تھیں اور اللہ ہر شی پر قدرت رکھتا ہے۔"

مخیریق کی جائداد کا آپ کو ملنا:

مخیریق قبیلہ بنو قینقاع کا ایک مالدار یہودی تھا، اسے آپ سے انتہائی عقیدت تھی۔ اور آپ ان کو "خیر یہود" کہا کرتے تھے۔ ۲۳

اس کے سات باغ تھے۔ وہ آپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اگر وہ مر جائیں تو ان کی تمام دولت آپ کی ملکیت ہو جائے گی۔ ۲۴

وہ اسی غزوہ میں قتل ہو گئے اسی طرح اس کی ساری دولت آپ کی ملکیت میں آگئی۔ اس کے سات باغات کے نام یہ ہیں: العواف، الدلال، البرقة، المثیب، الحسنی، الصافیة، مشربة ام ابراہیم (یہ نام اس لیے رکھا کہ آپ کے بیٹے ابراہیم کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ وہاں رہتی تھی)۔ ۲۵

بنو نضیر کی زمین اور نخلستان

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنو نضیر کے باغات اور زمین کا مالک بنایا جس کی گواہی قرآن کریم کی سورئہ حشر میں موجود ہے کہ:-

"اور جس مال کو اللہ نے اپنے رسول کی آمدنی قرار دیا ہے (اس میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے) کیونکہ اس کے لیے نہ تو تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہتا ہے غالب کردیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔" ۲۶

بنو نضیر نے جب معاہدے کی خلاف ورزی کی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان پر چڑھائی کی، جس کی نتیجے میں انہوں نے جلاوطنی قبول کی اور اپنی تمام جائداد چھوڑ دی سوائے منقولات میں سے صرف جتنا اٹھا سکے اتنا لے گئے۔ آپ نے ان کے منقولات کو تمام مجاہدین میں تقسیم کردیا اور غیر منقولات (زمین اور باغات وغیرہ) اللہ کے حکم کے مطابق اپنے لیے رکھ لیئے۔

عامہ کی روایت کے مطابق بنو نضیر کی زمین اور نخلستان آپ کے لیے خاص تھے :

"کانت اموال بنی نضیر مما آفأ اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل و لا رکاب، کانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالصا ینفق علی اہل بیتہ۔" ۲۷

بنو نضیر کے اموال خالصۃ اللہ کے رسول کے لیے تھے جو اللہ نے اپنے رسول کو عطا کئے تھے جس میں مسلمانوں نے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، یہ اموال آپ اپنے اہل بیت پر خرچ کرتے تھے۔ آپ نے اپنی ازواج کی کفالت کے لیے بنو نضیر کے نخلستان، جو آپ کو غنیمت کے طور پر ملے تھے، کی پیداوار میں سے ایک حصہ مقرر کیا تھا، جسے فروخت کر کے ان کے سال بھر کی گذر بسر کا سامان کیا جاتا تھا۔ جب خیبر فتح ہوا تو تمام ازواج کے لیے فی کس اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو سالانہ مقرر ہوا تھا۔ ۲۸

خیبر کی آمدنی

آپ نے صلح حدیبیہ کے بعد خیبر کی طرف رخ کیا کیونکہ وہاں کے یہود اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھے۔ جب خیبر فتح ہوا تو آپ نے انہیں اپنی زمینوں سے بے دخل کرنے کے بجائے وہاں رہائش اختیار کرنے کی اجازت دے دی اس شرط کی بنا پر کہ وہ خیبر کی زمین کاشت کریں گے اور اس کا آدھا حصہ آپ کو بھیجیں گے۔ ۲۹

خیبر کی زمینوں کی آمدن آپ کے لیے تھی۔

فدک حجاز کے بالائی حصہ میں دوسرے قصبات کی طرح ایک مستقل ریاست کا درجہ رکھتا تھا۔ اس کی زمین زرخیز اور پیداوار کے لیے مشہور تھی۔ بلاذری لکھتے ہیں:- "فدک حجاز کا ایک شہر ہے، مدینے سے فدک تک دو دن یا تین دن کا سفر ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ساتویں ہجری میں بطور غنیمت عطا کیا۔ جب نبی پاک نے خیبر پر حملہ کیا اور اس کے تمام قلعے فتح ہو گئے اور وہاں کے لوگوں نے رسول اللہ کو خیبر کی آمدنی کا آدھا حصہ دینے کا معاہدہ کیا۔ تو یہ خبر فدک والوں تک پہنچی تو انہوں نے رسول اللہ کو پیغام بھیجا کہ وہ آپ کو اپنی زمین اور اموال کا آدھا حصہ دینے کا معاہدہ کریں گے۔ آپ نے ان کی یہ پیش کش قبول کی۔ یہ غنائم خالصۃ رسول اللہ کے لیے تھے کیونکہ اس میں مسلمانوں نے (جنگ کے لیے) نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ۔" ۳۰

اس طرح فدک کی زمین آپ کی ملکیت میں آگئی۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فدک اپنی بیٹی حضرت فاطمہ کو دے دی۔ ۳۱

وادی القرى

یہ وادی مدینہ اور شام کے درمیان ہے، جسے یہودیوں نے قبل از اسلام آباد کیا تھا، یہ بہت سے قصبوں پر مشتمل تھی۔ ۳۲

آپ فدک کے بعد وادی القرى کی طرف متوجہ ہوئے، سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دی انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا، بلکہ جنگ کے لیے آمادہ ہوئے۔ مختصر محاصرہ کے بعد آپ نے وادی القرى کو فتح کیا۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کو اپنی زمین کا آدھا حصہ دینے کا معاہدہ کیا، جسے آپ نے قبول کر لیا۔

وادی التيماء

تیماء شام کی جانب ایک قصبہ ہے جو وادی القرى اور شام کے درمیان تھا، یہ شام اور دمشق سے آنے والے حجاج کے راستے میں پڑتا تھا، یہاں پر سموآل یہودی کا قلعہ الابلق الفرد تھا۔ ۳۳ جب رسول اللہ نے اہل خیبر اور اہل فدک اور اہل وادی القرى کے ساتھ معاہدہ کئے تو اہل تیماء نے بھی آپ کو صلح کا پیغام بھیجا آپ نے قبول فرمایا اور انہیں اپنی زمین میں رہنے دیا اور وہ اپنی زمین کی پیداوار کا نصف حصہ آپ کو دینے پر راضی ہوئے۔ ۳۴

آپ کے جانور

(الف) آپ کے اونٹ ابن کثیر کی روایت کے مطابق آپ کی تین اونٹنیاں تھیں۔ (۱) القصوی (۲) الجدعائ (۳) العضباء، ۳۵

تہذیب الکمال للمزی کی روایت کے مطابق آپ کے پاس بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں:- (۴) الحناء (۵) السمراء (۶) العریس (۷) السعدیہ (۸) البغوم (۹) الیسیرۃ (۱۰) الربی (۱۱) بردۃ جو آپ کو ضحاک ابن سفیان الکلابی نے ہدیہ کی تھی یہ دو اونٹنیوں کے برابر دودھ دیتی تھی۔ (۱۲) مہرۃ (۱۳) الشقراء (۱۴) القصوی (۱۵) الجدعائ (۱۶) العضباء (۱۷) الصہباء (۱۸) الغیم (۱۹) النوق (۲۰) مروۃ۔ ۳۶ مناقب ابن شہر آشوب کی روایت کے مطابق: (۱) العضباء (۲) الجدعائ (۳) القصوی یا اسے القضاء کہا جاتا ہے (۴) الصہباء (۵) البغوم (۶) الغیم (۷) النوق (۸) مردۃ اور دس دودھ دینے والی اونٹنیاں (۹) مہرۃ (۱۰) الشقراء (۱۱) الریا (۱۲) الحباء (۱۳) السمراء (۱۴) العریس (۱۵) السعدیۃ (۱۶) البغوم (۱۷) الیسیرۃ (۱۸) بردۃ۔ ۳۷

سبل الہدی کی روایت کے مطابق آپ کی ۴۵ دودھ والی اونٹنیاں تھیں۔۳۸
لیکن اس نے تمام کے نام ذکر نہیں کئے۔

(ب) آپ کے گھوڑے ابن شہر آشوب کی روایت کیے مطابق آپ کے گھوڑے یہ تھے :: (۱) الورد (۲) الطرب (۳) اللزاز (۴) اللحیف (۵) مرتجز (۶) السکب (۷) الیعسوب (۸) السبحة (۹) ذو العقاب (۱۰) الملاوح اسے مراوح بھی کہا جاتا ہے۔۳۹

بعض روایات کے مطابق آپ کے پاس پندرہ گھوڑے تھے بعض کے مطابق بیس تھے۔۴۰

(ج) بغالہ (خچر) سبل الہدی کی روایت کے مطابق آپ کے پاس سات خچر تھے، (۱) دلدل جو آپ کو شاہ مصر مقوقس نے ہدیہ کیا تھا (۲) فضة جو آپ کو فروة بن عمرو الجذامی نے ہدیہ کی تھی۔ (۳) ایک خچر ایلیا کے رئیس نے ہدیہ کیا تھا (۴) ایک خچر کسری نے ہدیہ کیا تھا (۵) ایک دومة الجندل (۶) ایک نجاشی نے ہدیہ کی تھی۔ (۷) حمارة شامية۔ ۴۱

(د) حمارہ (گدھے) آپ کے پاس دو گدھے تھے بحار الانوار کی روایت کے مطابق (۱) یعفور جو مقوقس نے دلدل کے ساتھ آپ کو ہدایہ کیا تھا۔ (۲) عفیر فروة جذامی نے فضة کے ساتھ ہدیہ کیا تھا۔ ۴۲ سبل الہدی و الرشاد کی روایت کے مطابق ان کی تعداد چار تھی دو یہی اور (۳) سعد بن عبادہ نے ہدیہ کیے تھے (۴) آپ کے کسی صحابی نے ہدیہ کیا تھا۔ ۴۳

(ه) آپ کے بکریاں آپ کی ۱۰۰ بھیڑ بکریاں تھیں۔ ۴۴

(۱۱) آپ کی مجموعی زمینی پیداوار

السید مرتضیٰ العسکری نے اپنی کتاب معالم المدرستین میں آپ کی معاشیات کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، ان میں سے پہلا حصہ: صدقات جو آٹھ تھے:
(۱) سب سے پہلے آپ کو مخیریق یہودی کی وصیت کے مطابق اس کی زمین جو الحوائط السبعة کے نام سے بے مشہور تھے، ملکیت میں ملی۔ (۲) مدینہ منورہ میبینو نضیر کی زمین، (۳) (۴) (۵) خیبر کے تین حصے (۶) آدھا فدک (۷) وادی القری کا ثلث (۸) سوق المدینہ جس کو مہزور کہا جاتا ہے۔
دوسرا حصہ: آپ کا حق فی تھا جو آپ کے لیے خاص تھا۔
تیسرا حصہ: خیبر کا خمس تھا۔ یہ تمام حقوق خاص رسول کے لیے خاص تھے، اس میں کوئی اور شریک نہیں تھا۔ ۴۵

..... حوالہ جات

۱. تاریخ یعقوبی، ج ۲، ص ۸، تاریخ دمشق، ج ۳۷، ص ۳۶۱

۲. طبقات ابن سعد، ج ۱، ص ۹۹

۳. یعقوبی، ج ۲، ص ۱۰

- ۴۔ طبقات الكبرى لابن سعد ، ج ۱ ص ، ۱۰۰
- ۵۔ القرآن ، الضحیٰ، ۶
- ۶۔ اصول الکافی، ج ۱، ۴۴۹۔ صحیح البخاری، ج ۲، ص ۱۵۔ سیرت ابن ہشام، ج ۱، ص ۱۷۸
- ۷۔ (الشیخ الصدوق (متوفی ۳۸۱ھ ناشر مکتبۃ الحیدریۃ ، نجف، ۱۹۶۶ع) علل الشرائع، ج ۱، ص ۳۲
- ۸۔ سیرت ابن ہشام، ج ۱، ص ۱۰۸
- ۹۔ بحار الانوار ، ج ۶۱، ص ۱۱۶، ابوداؤد ، سنن ابی داؤد ، ج ۱، ص ۳۸، حدیث نمبر ۱۴۲
- ۱۰۔ تفسیر القرطبی ، ج ۲۰، ص ۲۰۴
- ۱۱۔ سیرت ابن ہشام ج ۱، ص ۱۲۱
- ۱۲۔ سیرت ابن ہشام ج ۱، ص ۱۲۲
- ۱۳۔ ایضاً
- ۱۴۔ ایضاً
- ۱۵۔ القرآن ، الضحیٰ : ۸
- ۱۶۔ ڈاکٹر پروفیسر نور محمد غفاری، نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۸۲
- ۱۷۔ ایضاً
- ۱۸۔ سیرت ابن ہشام، ج ۲، ص ۲۸۳، تاریخ الطبری ، ج ۲، ص ۸۰
- ۱۹۔ الکافی، ج ۱، ص ۴۴۹
- ۲۰۔ نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۱۵۳
- ۲۱۔ نبی کریم کی معاشی زندگی، ص ۱۵۱
- ۲۲۔ القرآن، الانفال، آیت ۴۱،
- ۲۳۔ بحار الانوار ، ج ۲۰، ص ۱۳۰
- ۲۴۔ ایضاً
- ۲۵۔ تہذیب الاحکام ، ج ۹ ، ص ۱۴۵، بحار الانوار ، ج ۲۲، ص ۲۹۸
- ۲۶۔ القرآن، الحشر ، ۶
- ۲۷۔ صحیح البخاری ، ج ۶، ص ۵۸، سنن ابو داؤد، ج ۲، حدیث نمبر ۲۹۶۵، ص ۲۲، سنن الترمذی، ج ۳ ، ص ۱۳۱
- ۲۸۔ معجم الاوسط ، الطبرانی، ج ۲، ص ۲۰۵، عبداللہ ابن قدامہ، مغنی، ج ۵ ، ص ۵۸۴
- ۲۹۔ صحیح المسلم ، ج ۵، ص ۲۷، سنن ابی داؤد ، ج ۲، ص ۱۲۶۔
- ۳۰۔ معجم البلدان، ج ۴، ص ۲۳۸
- ۳۱۔ الکافی ، ج ۱، ص ۵۴۳
- ۳۲۔ معجم البلدان ، ج ۵، ص ۳۴۵
- ۳۳۔ معجم البلدان ، ج ۲، ص ۶۶
- ۳۴۔ ایضاً
- ۳۵۔ ابن کثیر ، السیرۃ النبویۃ، ج ۴ ص ۷۱۳، البدیۃ و النہایۃ ، ج ۶، ص ۱۰
- ۳۶۔ تہذیب الکمال ، ج ۱ ، ص ۲۱۱
- ۳۷۔ مناقب ابن شہر آشوب ، ج ۱ ، ص ۱۴۶
- ۳۸۔ سبل الہدی و الرشاد، ج ۷، ص ۴۰۷
- ۳۹۔ مناقب آل ابی طالب، ج ۱، ص ۱۴۶
- ۴۰۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۱۱، ص ۴۱۹
- ۴۱۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۷، ص ۴۰۵
- ۴۲۔ بحار الانوار ، ج ۱۶ ، ص ۱۰۸
- ۴۳۔ سبل الہدی و الرشاد ، ج ۷ ، ص ۴۰۶

٤٤. مناقب لابن شهر آشوب، ج ١ ، ١٤٦ ، بحار الانوار ، ج ٦١ ، ص ١١٦ ، ابوداؤد ، سنن ابى داؤد ، ج ١ ، ص ٣٨ ، حديث نمبر ١٤٢
٤٥. السيد مرتضى العسكري ، معالمة المدرستين ، ج ٢ ، ص ١٣١

المراجع والمصادر

١. القرآن الكريم
٢. ابن شهر آشوب ابو عبد الله محمد ابن علي ابن شهر (متوفى ٥٨٨هـ)
- "مناقب آل ابى طالب"، المطبعة الحيدرية النجف الاشرف، سنة ١٣٧٦
٣. احمد بن حسين بن علي البيهقي (المتوفى: ٤٥٨هـ): "السنن الكبرى" ناشر دار الفكر بيروت لبنان
٤. امام ابوالفداء اسماعيل بن كثير (المتوفى ٧٧٤هـ): "البدايه والنهايه"، ناشر دار الاحياء التراث، العربى، الطبعة الاولى سنة ١٩٨٨
٥. امام ابوالفداء اسماعيل بن كثير (المتوفى ٧٧٤هـ): "السيرة النبوية" ناشر دار المعرفة بيروت ، طبع اول ، سنة ١٣٩٦هـ
٦. امام ابوالفداء اسماعيل بن كثير (المتوفى ٧٧٤هـ): "البديّة و النّهاية" ، الناشر : دار الاحياء التراث العربى- بيروت، الطبعة الاولى ١٤٠٨هـ
٧. امام محمد بن اسماعيل بخارى (المتوفى ٢٥٦هـ): "صحيح البخارى"، ناشر دار الفكر بيروت، سنة ١٤٠١هـ
٨. امام محمد بن يوسف الصالحى الشامى (التوفى ٩٤٢هـ): "سبل الهدى و الرشاد"، ناشر دار المكتبة العلمية بيروت لبنان، الطبعة الاولى سنة ١٩٩٣ع
٩. امام مسلم بن حجاج لقشيري : "صحيح مسلم" ، ناشر دار الفكر بيروت - لبنان
١٠. الترمذى محمد ابن عيسى (متوفى ٢٧٩ هـ): "سنن الترمذى"، دار الفكر بيروت ، سنة ١٤٠٣هـ
١١. جمال الدين ابو الحجاج يوسف المزى (متوفى ٧٤٢هـ): "تهذيب الكمال" ، الناشر :
- موسسة الرسالة، الطبعة الرابع سنة ١٤٠٦هـ
١٢. (دكتور) پروفيسر نور محمد غفارى، نبى كريم كى معاشى زندگى، ديال سنگه لائبررى لاہور
١٣. سليمان ابن اشعث السجستاني (متوفى ٢٧٥هـ):
- "سنن ابى داؤد"، طبع اولى، دارالفكر بيروت، سنة ١٤١٠هـ-١٩٩٠ع
١٤. السيد مرتضى العسكري (معاصر) معالمة المدرستين، بيروت، سنة ١٤١٠هـ-١٩٩٠ع
١٥. شهاب الدين ابو عبد الله ياقوت الحموى (متوفى ٦٢٦هـ):
- "معجم البلدان" ، دار الاحياء التراث العربى ، بيروت سنة ١٣٩٩هـ
١٦. (الشيخ الطوسى محمد ابن الحسن (متوفى ٤٦٠هـ): "تهذيب الاحكام"
- الناشر : دار الكتب الاسلامية، الطبعة الرابعة ١٣٦٥ ش
١٧. الشيخ محمد باقر المجلسى (المتوفى ١١١١ هـ) ("بحار الانوار"،
- ناشر مؤسسه الوفاء بيروت لبنان، الطبع الثانيه ، سنة ١٩٩٣ع
١٨. (الطبرانى سليمان ابن احمد) (متوفى ٣٦٠ هـ)، "معجم الاوسط"، المطبعة دار الحرمين، سنة ١٤١٥هـ ١٩٩٥ع
١٩. عبد الملك بن هشام الحميرى (المتوفى ٢١٨): "سيرت النبى "
- طبع مكتبة محمد على صبيح و اولاده ميدان الازهر بمصر سنة ١٣٨٣هـ
٢٠. محمد يعقوب كلىنى (المتوفى ٣٢٩هـ): "اصول كافى" ناشر دارالكتب اسلاميه تهران، طبع چهارم ، سال ١٣٦٥هـ ش
٢١. (يعقوبى احمد بن ابى يعقوب (متوفى ٢٨٤هـ): "تاريخ يعقوبى"، الطبع ، دار الصادر، بيروت،
- ناشر فرېنگ اېل بيت ، قم ايران

